احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 17 مارچ 2012ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 17 مارچ 2012ء 23 ربیع الثانی 1433 ہجری 17 / امان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 65

شیطانی اثرات سے بچنے کی دعا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا سکھائی۔

ترجمہ : میں اللہ کے عزت والے چہرے کی پناہ میں آتا ہوں اور اللہ کے ان کامل ومکمل کلمات کی پناہ میں بھی کہ کوئی نیک و بد جن سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ میں اپنے رب کی پناہ اس شر سے بھی مانگتا ہوں جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور اس سے بھی جو آسمان پر چڑھتا ہے اور اس شر سے بھی جو اس نے زمین میں پیدا کیا اور اس شر سے بھی جو اس سے نکلتا ہے اور اے رحمٰن خدا! دن رات کے فتنوں اور رات کے حادثات سے بھی پناہ مانگتا ہوں، سوائے رات کو پیش آنے والے حادثہ کے جو خیر و برکت کا موجب ہو۔

(موطا کتاب الجامع باب مایومربه التعوذ حدیث نمبر:1497)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اے لوگو! خدا سے ڈرو اور درحقیقت اس سے صلح کرلو اور سچ مچ صلاحیت کا جامہ پہن لو اور چاہئے کہ ہر ایک شرارت تم سے دور ہو جائے۔ خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا طاقتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا رحم اور فضل ہے۔ وہی ہے جو ایک ہولناک سیلاب کو ایک دم میں خشک کرسکتا ہے۔ وہی ہے جو مہلک بلاؤں کو ایک ہی ارادے سے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر دور پھینک دیتا ہے۔ مگر اس کی یہ عجیب قدرتیں انہی پر کھلتی ہیں جو اس کے ہی ہو جاتے ہیں اور وہی یہ خوارق دیکھتے ہیں جو اس کے لئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں اور اس کے آستانے پر گرتے ہیں۔ اور اس قطرے کی طرح جس سے موتی بنتا ہے صاف ہو جاتے ہیں۔ اور محبت اور صدق اور صفا کی سوزش سے پگھل کر اس کی طرف بہنے لگتے ہیں۔ تب وہ مصیبتوں میں ان کی خبر لیتا ہے اور عجیب طور پر دشمنوں کی سازشوں اور منصوبوں سے انہیں بچالیتا ہے اور ذلت کے مقاموں سے انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ وہ ان کا متولّی اور متعہّد ہو جاتا ہے۔ وہ ان مشکلات میں جب کہ کوئی انسان کام نہیں آسکتا ان کی مدد کرتا ہے اور اس کی فوجیں اس کی حمایت کے لئے آتی ہیں۔ کس قدر شکر کا مقام ہے کہ ہمارا خدا کریم و قادر خدا ہے۔ پس کیا تم ایسے عزیز کو چھوڑو گے؟ کیا اپنے نفس ناپاک کے لئے اس کی حدود کو توڑ دو گے؟ ہمارے لئے اس کی رضامندی میں مرنا ناپاک زندگی سے بہتر ہے۔

(ایام الصلح-روحانی خزائن جلد 14صفحہ 341)

اے میری جماعت خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفر آخرت کے لئے ایسا طیار کرے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے اصحاب طیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے۔ اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہم وغم دنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے۔ تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔

اے سعادت مند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو۔ اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا۔ لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ جب کہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہوسکتا ہے اگر تم اس چندروزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجالاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔ کیونکہ انسان کمزور ہے۔ ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دور ہوتی ہے۔ اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کے دور کرنے پر قادر نہیں ہوسکتا۔ (-) صرف یہ نہیں کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ (-) کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رو سے تمہاری دنیا پر مقدم ہو جائیں۔

(تذکرۃ الشہادتین-روحانی خزائن جلد 20صفحہ 63)

یتیم کی کفالت ایک اہم فرض

حضرت مسیح موعود کی بعثت کے وقت سے خدمت خلق کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا تھا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب یتامیٰ کی پرورش اور خبرگیری کیلئے اس قدر اہتمام فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ یتامیٰ کے کھانے کیلئے ہوسٹل میں آٹا ختم ہوگیا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے تو فوری طور پر باوجود شدید علالت کے تانگہ منگوایا اور مخیّر دوستوں کو تحریک کر کے آٹا کا بندوبست کیا۔

اس کے بعد خلفاء احمدیت کی ہدایات اور راہنمائی میں یہ نظام چلتا رہا حتیٰ کہ مارچ 1989ء میں صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے باقاعدہ طور پر کفالت یکصد یتامیٰ کے نام سے اس تحریک کا اجراء فرمایا اور فرمایا کہ اس مبارک اور تاریخی موقع پر شکرانہ کے طور پر جماعت احمدیہ ایک سو یتامیٰ کی کفالت کا ذمہ اٹھانے کا عہد کرتی ہے۔ چنانچہ یتامیٰ کی خدمات کے سائے بڑھتے بڑھتے آج قریباً پانچصد فیمیلز کے 2 ہزار 7 صد یتامیٰ زیر کفالت ہیں۔

یتامیٰ کی کفالت اور پرورش میں 1۔ خورونوش 2۔ تعلیمی اخراجات 3۔ بچیوں کی شادی کے اخراجات 4۔ علاج معالجہ اور مکان کی تعمیر و مرمت اور کرایہ کے اخراجات شامل ہیں۔ جس پر کل بیس لاکھ روپے ماہوار اخراجات ہو رہے ہیں اور آمد انتہائی کم ہے۔ اس کے باعث دفتر ہٰذا کو مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ ایک یتیم کی کفالت پر ایک ہزار تا تین ہزار روپے ماہوار اخراجات ہوتے ہیں۔

تمام احباب جماعت سے عموماً اور مخیّر حضرات مخلصین سے خصوصاً التماس ہے کہ اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر شرکت فرما کر ممنون فرمائیں اور ہمارے پیارے آقاﷺ کی اس پیاری حدیث کا مصداق بنیں۔ جس میں آپﷺ فرماتے ہیں۔ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح اکٹھے ہوں گے جس طرح دو انگلیاں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی بہترین توفیق دے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

نتائج مقابلہ حسن کارکردگی بین المجالس، اضلاع وعلاقہ

مجلس انصاراللہ پاکستان سال 2011ء

مجالس

مجلس انصاراللہ پاکستان میں سال 2011ء کے دوران حسن کارکردگی کی بناء پر مجالس انصاراللہ میں سے درج ذیل مجالس اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی دس پوزیشنوں پر رہی ہیں اور مجلس ربوہ علم انعامی کی حقدار ٹھہری ہے۔

اوّل: مجلس انصاراللہ ربوہ
دوم: مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد
سوم: مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی
چہارم: مجلس انصاراللہ ڈرگ کالونی کراچی
پنجم: مجلس انصاراللہ سلطان پورہ لاہور
ششم: مجلس انصاراللہ جوہر ٹاؤن لاہور
ہفتم: مجلس انصاراللہ نارووال شہر
ہشتم: مجلس انصاراللہ واپڈا ٹاؤن لاہور
نہم: مجلس انصاراللہ چناٹاؤن لاہور
دہم: مجلس انصاراللہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور

حضور انور ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رپورٹ پیش ہونے پر حضور انور ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے''

اضلاع

مجلس انصاراللہ پاکستان میں سال 2011ء کے دوران حسن کارکردگی کی بناء پر نظامت ہائے اضلاع میں سے درج ذیل اضلاع اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی دس پوزیشنوں پر رہے ہیں:

اوّل: نظامت ضلع کراچی
دوم: نظامت ضلع لاہور
سوم: نظامت ضلع ننکانہ صاحب
چہارم: نظامت ضلع ساہیوال
پنجم: نظامت ضلع سیالکوٹ
ششم: نظامت ضلع نارووال
ہفتم: نظامت ضلع جھنگ
ہشتم: نظامت ضلع شیخوپورہ
نہم: نظامت ضلع حیدرآباد
دہم: نظامت ضلع میرپور آزاد کشمیر

حضور انور ایدہ' اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رپورٹ پیش ہونے پر حضور انور ایدہ' اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''اللہ مبارک فرمائے''

علاقہ

مجلس انصاراللہ پاکستان میں سال 2011ء کے دوران حسن کارکردگی کی بناء پر نظامت ہائے علاقہ میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے

اوّل: نظامت علاقہ فیصل آباد
دوم: نظامت علاقہ گوجرانوالہ
سوم: نظامت علاقہ ڈیرہ غازی خان

قرار پائے ہیں۔

حضور انور ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رپورٹ پیش ہونے پر حضور انور ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے''

اللہ تعالیٰ یہ اعزازات مجالس، اضلاع اور علاقہ جات کے لئے مبارک کرے اور بیش از پیش خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

خلق اللہ عیالی

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی روایت کرتے ہیں۔

بنی نوع انسان کی ہمدردی کا اس قدر جوش حضرت مسیح موعود میں تھا کہ اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ آپ نے ایک مرتبہ اپنی یادداشت میں لکھا تھا کہ خلق اللہ عیالی۔ اس کی مخلوق میرا کنبہ۔ فرمایا کرتے تھے کہ میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے۔ تو میں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر اس کو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہو اس سے ہمدردی کروں اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں سے بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونی چاہئے۔ ایک مرتبہ کا واقعہ آپ نے خود بیان فرمایا کہ آپ سیر کو نکلے۔ عبدالکریم پٹواری آپ کے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے تھا راستہ میں ایک بڑھیا 75,70 برس کی ملی۔ اس نے اس کو کہا کہ میرا خط پڑھ دو۔ اس نے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ دل پر چوٹ لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں ٹھہر گیا۔ اسے پڑھ کر اچھی طرح سمجھایا۔ اس پر وہ بہت شرمندہ ہوا۔

(الحکم قادیان 7 مارچ 1940ء)

تعارف

حضرت مسیح موعود کے رفقائے کرام

پیر کوٹ ثانی

مولفہ: مولانا سلطان احمد صاحب پیرکوٹی
ناشر: نصراللہ خان ناصر صاحب
صفحات: 126

موضع پیرکوٹ ثانی حافظ آباد سے جنوب مشرق میں چار کلومیٹرز کے فاصلے پر گوجرانوالہ روڈ پر واقع ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ اس گاؤں میں جب جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا اسی وقت سے اس کی اہمیت میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اس گاؤں کے ایک بزرگ حضرت مولوی جلال الدین صاحب کا حضرت مسیح موعود کے ساتھ تعلق آپ کے دعوے سے پہلے کا تھا۔ اعلان بیعت کے ساتھ ہی اس گاؤں کا پہلا وفد پیدل سفر کرکے قادیان گیا جو 19 افراد پر مشتمل تھا۔ اس کے بعد اس گاؤں اور ملحقہ کئی دیہات کے بہت سے افراد قادیان گئے۔ 1919ء میں کئی دیہات کو ملا کر جماعت احمدیہ پیرکوٹ کا قیام ہوا۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں اس گاؤں کی جماعت اور اس میں شامل دیہات کی کئی مستورات کو بھی حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ لیکن چونکہ ان دنوں عام طور پر پیدل سفر کیا جاتا تھا۔ قادیان جو ایک سو کوس کے فاصلے پر تھا عورتیں پیدل سفر کی صعوبت برداشت نہیں کرسکتی تھیں اس لئے وہ شرف زیارت حاصل نہ کرسکیں۔ ان کی طرف سے تحریری بیعت حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کردی گئی۔

زیرنظر کتاب میں پیرکوٹ ثانی اور اس کے اردگرد کے مضافات کے ان خوش قسمت 82 افراد کا ذکر موجود ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کو قبول کرنے اور آپ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا اور ''رفیق'' کا درجہ پایا۔ ان رفقاء کے علاوہ اس گاؤں کی شہرت حضرت مولانا غلام رسول راجیکی کی وجہ سے بھی ہوئی۔ ان کے سسرال اسی گاؤں کے تھے۔ حضرت مولوی محمد جلال الدین پیرکوٹی حضرت مسیح موعود کے قدیمی دوست اور مخلص رفیق تھے آپ کو حضرت مسیح موعود کے ابتدائی دوستوں میں شامل ہونے کا فخر حاصل تھا کیونکہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ کے پاس قادیان میں رہ کر علم طب کی تکمیل کی۔ حضرت مسیح موعود کے زہد و تعبد و تقویٰ اور علم و عرفان نے آپ کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ جب آپ قادیان سے واپس آئے تو حضرت اقدس کی محبت کے نہ مٹنے والے نقوش ان کے دل پر بن چکے تھے۔ آپ نے 1890ء میں حضرت مسیح موعود کی باقاعدہ بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔ آپ کی وفات مارچ 1904ء میں ہوئی۔

حضرت میاں امام دین صاحب، حضرت مولوی جلال الدین صاحب کی تحریک پر بیعت کے لئے قادیان جانے والے 19 فراد کے قافلے میں شامل تھے۔ حضرت حکیم محمد اسماعیل صاحب ابن حضرت مولوی جلال الدین صاحب نوجوانی کے عالم میں اپنے والد صاحب کے ساتھ پیرکوٹ سے قادیان جانے والے پہلے قافلے میں شامل تھے۔ جماعتی نظام قائم ہونے پر پیرکوٹ ثانی کی جماعت کے صدر منتخب ہوئے اور ربع صدی سے زیادہ عرصہ تک اس عہدہ پر فائز رہے بے شمار خوبیوں اور اعلیٰ اخلاق کے حامل اور خدمت دین بجالانے والے 82 رفقاء حضرت مسیح موعود کا دلنشیں تذکرہ اس کتاب کی زینت ہے جن کی زندگی ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔ (ایف۔ شمس)

یتامیٰ کی خبرگیری

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

یتیم کی اہانت کرنے والے اور اس پر سختی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے درمیان شمار فرمایا ہے جو کہ دین کے مکذب ہیں۔ یتیم سب ضعیفوں سے زیادہ ضعیف ہے۔ آنحضرت ﷺ یتیم کا بہت خیال رکھتے تھے اور یتامیٰ کی بہت خبرگیری کرتے تھے۔ ہماری انجمن اشاعت (-) نے بھی اپنے اخراجات میں ایک مدیتامیٰ کی رکھی ہے اور مدرسہ تعلیم الاسلام میں بہت سے یتیم پرورش پارہے ہیں جن کے ہر قسم کے اخراجات تعلیمی اور پوشاک و خوراک وغیرہ کے انجمن برداشت کررہی ہے۔......(سورۃ الماعون آیت 4)

یہ دوسری مذمت مکذب کی ہے کہ اول تو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور دوم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتا اور نہ کسی دوسرے کو اس امر کی ترغیب دیتا ہے کہ وہ مسکین کو کھانا کھلایا کرے۔

اس جگہ مکذب کی دو بڑی نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ یتیم کو دھکے دیتا ہے اور دوم یہ کہ مسکین کو کھانا نہیں دیتا۔ مسکین اور یتیم ہر دو عام لفظ ہیں اور ہر ایک شخص جو مساکین اور یتامیٰ کے ساتھ بدسلوکی کرے گا۔ وہ خدا تعالیٰ کے غضب کو اپنے اوپر وارد کرے گا۔

(حقائق الفرقان جلد 4 ص 478)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

نماز باجماعت سے وحدت پیدا ہوتی ہے

صبح وشام خدا کے گھر میں جانے والے کے لئے جنت میں مہمان نوازی کا سامان تیار کیا جاتا ہے

مکرم مدثر احمد صاحب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

’’تو کتاب میں سے جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے، پڑھ کر سنا اور نماز کو قائم کر۔ یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر یقیناً سب ذکروں سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو‘‘۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

قرآن کریم میں نماز پڑھنے کا جہاں بھی حکم آیا ہے اقیموا الصلوٰۃ کے الفاظ سے آیا ہے کبھی بھی صلـو کے الفاظ استعمال نہیں ہوئے یہ امر اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اصل حکم یہ ہے کہ فرض نماز کو باجماعت ادا کیا جائے۔

(تفسیر کبیر جلد اول ص 105)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میرے دل میں آیا کہ میں کہوں لکڑیاں اکٹھی کی جائیں اور کہوں کہ اذان دی جائے۔ پھر کسی آدمی سے کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں ان آدمیوں کے پاس جاؤں جو نماز پڑھنے نہیں آئے ان کے گھروں کو مع ان کے جلا دوں۔ اور قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ان میں سے کسی کو علم ہوتا اسے گوشت کی ایک موٹی ہڈی یا دو اچھے پائے ملیں گے تو وہ (اس کے لئے) عشاء کی نماز میں ضرور موجود ہوتا ہے۔

(بخاری کتاب الاذان باب وجوب صلوٰۃ الجماعۃ)

اس حدیث مبارکہ کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

’’اب دیکھو کہ آپ نے عملاً ایسا کیا تو نہیں۔ مگر اس سے اتنا تو ظاہر ہے کہ آپ کے دل میں نماز باجماعت کی کس قدر اہمیت تھی۔ آپ نے اس مثال کے ذریعہ لوگوں کو سمجھایا کہ جو لوگ باجماعت نماز ادا نہیں کرتے وہ اپنے آپ کو ایندھن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بیشک دنیا میں نیکی کے اور بھی بہت سے کام ہیں۔ لیکن نماز کو خدا تعالیٰ نے سب سے مقدم قرار دیا ہے اور سوائے اس کے کہ کوئی معذوری ہو یا ہنگامی کام پڑ جائے نمازوں کے اوقات میں (-) میں آنا ضروری ہے۔ ہنگامی کاموں سے مراد یہ ہے کہ مثلاً کسی جگہ آگ لگ گئی ہو تو اس وقت آگ بجھانا ضروری ہوگا۔ نماز بعد میں ادا کر لی جائے گی۔ لیکن اس قسم کے استثنائی حالات کے بغیر جو شخص نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ ایک بہت بڑے جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 7 ص 330)

آنحضور ﷺ جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد ﷺ اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو کائنات کی کوئی چیز پیدا نہ کرتا جس کے لئے زمین اور آسمان بنائے گئے اور کائنات کی ہر چیز پیدا کی گئی۔ آنحضورؐ اپنے رب کی آواز پر لبیک کہنے میں مرتے دم تک مستعد رہے۔ جب آنحضورؐ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو آپ کو ہر وقت نماز باجماعت کی فکر ہوتی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:۔

’’جب رسول اللہ ﷺ اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ فوت ہوگئے تھے۔ نماز کا وقت ہوا اور اذان دی گئی۔ آپؐ نے فرمایا ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ تب حضرت ابوبکرؓ نکلے اور نماز پڑھائی۔ نبی ﷺ نے اپنے اندر کچھ تخفیف محسوس کی تو آپ دو آدمیوں (یعنی حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ) کے ساتھ سہارا لئے ہوئے نکلے (مجھے یہ ایسا ہی یاد ہے)۔ گویا کہ میں اب بھی دیکھ رہی ہوں کہ آپ کے پاؤں بوجہ بیماری کی تکلیف کے (زمین پر لکیریں) ڈالتے ہوئے جا رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر نے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں مگر نبی کریم ﷺ نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر ہی رہیں۔ پھر آپ کو لایا گیا۔ آخر آپ ابوبکرؓ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ آپ کی نماز کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب حد المریض ان شھد الجماعۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے۔ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے پچیس حصے بڑھ کر ہے اور رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل صلوٰۃ الفجر فی جماعۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگ جانتے کہ اذان میں اور پہلی صف میں کیا ثواب ہے اور پھر اس کے لئے قرعہ ڈالنے کے سوا کوئی چارہ نہ پاتے تو اس کے لئے ضرور قرعہ ڈالتے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب التھجیر الی الظھر)

پھر آنحضور ﷺ نماز باجماعت کی فضیلت اور اجر و ثواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

فرمایا ’’باجماعت نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس درجے بڑھ کر ہوتی ہے‘‘۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

’’جب مومن وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر وہ مسجد کی طرف نکلے اس حال میں کہ اسے صرف نماز ہی نکال رہی ہو تو جو قدم بھی وہ اٹھائے گا اس ایک قدم پر اس کا ایک درجہ بلند اور ایک گناہ دور کر دیا جائے گا اور جب وہ نماز پڑھے گا تو جب تک وہ اپنی نماز گاہ میں رہے گا۔ ملائکہ اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہیں گے۔ کہیں گے اے اللہ! اس پر رحمت فرما، اس پر خاص رحم فرما اور تم میں سے وہ آدمی گویا نماز میں ہوتا ہے۔ جب تک وہ نماز کا انتظار کرے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو مسجد کو صبح وشام جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اپنی مہمان نوازی کا سامان تیار کیا کرتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل من غدا الی المسجد)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سے سب سے بڑا ثواب حاصل کرنے والے وہ لوگ ہیں جو دور سے چل کر آتے ہیں پھر وہ ہیں جو ان سے کم دور سے چل کر آنے والے ہیں اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ امام کے ساتھ پڑھتا ہے وہ اس شخص سے زیادہ ثواب حاصل کرنے والا ہوگا جو نماز پڑھ کر سو جاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل صلوٰۃ الفجر فی جماعۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے کوئی شخص لانے والا نہیں جو مجھے مسجد تک لے آئے اور اس نے چاہا کہ آپ اجازت دیں تو میں نماز گھر میں پڑھ لیا کروں آپ نے اسے اجازت دے دی پھر جب وہ واپس لوٹا تو آپ نے فرمایا کہ تم نماز کے لئے اذان کی آواز سنتے ہو اس نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ ﷺ تو آپ نے فرمایا تمہارا مسجد میں آنا ضروری ہے۔

(صحیح بخاری کتاب المساجد باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں اس کا مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں وہ تمیز جس سے خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔

یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے۔ پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی (-) میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی (-) میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے (-) سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں۔ ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے‘‘۔

(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 281)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ۔ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستگی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہے۔ میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر اور کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی مؤثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہی ہے۔ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند خواہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی میرے نزدیک اس کی اصلاح کا موقع ہاتھ سے نہیں گیا۔ ایک شمہ بھر اور ایک رائی بھی میرے دل میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا موقع نہ رہے۔ خواہ وہ کتنا ہی بدیوں میں مبتلا کیوں نہ ہو گیا ہو نیکی کے متعلق نماز کے مؤثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقع ہے مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو بڑا آدمی اگر خود نماز نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے۔

مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خونی اور قاتل ہیں اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آ سکتا کہ یہ کہا جا سکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے اور وہ قابل

علاج نہیں رہے۔

(تفسیر کبیر جلد 7 ص 651 تا 653)

ایک اور جگہ پر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا ہے نماز باجماعت کا حکم دیا ہے۔ خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اصول دین میں سے ہے۔ بلکہ قرآن کریم کی آیات کو دیکھ کر کہ جب بھی نماز کا حکم بیان ہوا ہے۔ نماز باجماعت کے الفاظ میں ہوا ہے تو صاف طور پر نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے۔ سوائے اس کے کہ ناقابل علاج مجبوری ہو۔ پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے نسیان یا دوسرے (-) کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہیں ہوگی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔

(تفسیر کبیر جلد اول ص 105)

جب آدمی اکیلا ہو تو باجماعت نماز کیسے پڑھے اس مشکل کا حل سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع دربار نبی ﷺ سے پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دوسرے جہاں تک ساتھیوں کا تعلق ہے یہ مسئلہ بھی آنحضرتؐ نے ہمیشہ کے لئے حل کر دیا ہے۔ ایک صحابی نے جب دیکھا کہ حضورؐ باجماعت نماز پر بہت زور دیتے ہیں تو اس نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ میں تو ایک چرواہا ہوں ایک مزدور ہوں لوگوں کے چند پیسوں پر بھیڑیں پالنے کے لئے اکثر زندگی جنگل میں گزارتا ہوں اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آدمی بھی موجود نہیں ہوتا میں تو باجماعت نماز کی ادائیگی سے محروم ہو جاؤں گا۔ میرے لئے کیا حکم ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے لئے بھی کوئی مشکل نہیں جب بھی نماز کا وقت آیا کرے تم اذان دے دیا کرو۔ اگر کوئی مسافر دور سے گزرتا ہوا تمہاری آواز کو سن لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ڈال دے گا اور وہ آخر تمہارے ساتھ نماز میں شامل ہو جائے گا پھر فرمایا اگر کوئی مسافر بھی نہ ہو اور کوئی آواز نہ سن رہا ہو تو خدا آسمان سے فرشتے اتارے گا جو تمہارے پیچھے نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں گے اور اس طرح تمہاری نماز باجماعت ہو جائے گی۔"

(خطبات طاہر جلد 1 ص 120)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیشمار جگہ حکم فرمایا ہے بلکہ قرآن کریم کی ابتداء میں ہی بتا دیا کہ ایک متقی کی نشانی اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بعد یہ ہے کہ وہ باقاعدہ نماز کا حق ادا کرنے والا ہو اور نماز کا حق ادا کرنا کیا ہے؟ نماز کا حق یہ ہے کہ اس کے مقررہ اوقات میں ادا کی جائے یعنی جہاں (-) یا نماز سنٹرز ہوں وہاں جا کر باجماعت نماز ادا کی جائے۔ کسی دنیاوی کام کو کرنے کے لئے نمازوں کو جمع کرنے کی کوشش نہ کی جائے"۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ نماز باجماعت پابندی سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم دانش احمد خان صاحب

28 مئی 2010ء کو سانحہ لاہور میں نذرانہ جاں پیش کرنے والے

میرے والد محترم ڈاکٹر اصغر یعقوب خان صاحب کا ذکر خیر

میرے والد محترم ڈاکٹر اصغر یعقوب خان کی پیدائش 25 اگست 1949ء کو لاہور کے ایک معزز اور معروف احمدی گھرانے میں ہوئی۔ آپ کے والد ڈاکٹر محمد یعقوب خان (1903ء-1975ء) برطانیہ کے رائل کالج آف فزیشنز کے رکن کی حیثیت سے ہندوستان اور تقسیم ہند کے بعد پاکستان کے معروف ہسپتالوں اور طبی درسگاہوں میں درس و تدریس کے فرائض نمایاں طور پر سرانجام دیتے رہے۔ تقسیم ہند کے بعد لاہور میں واقع کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج اور میو ہسپتال کے شعبہ ریڈیو تھراپی اور انکالوجی کی بنیاد رکھنے میں آپ نے کلیدی کردار ادا کیا۔ جس نے آگے جا کر کینسر کے مرض میں مبتلا مریضوں کے علاج کے لئے نمایاں کارکردگی دکھائی۔ ایک مخلص، نڈر اور بے باک احمدی کی حیثیت میں آپ نے انتہائی ثابت قدمی کے ساتھ اپنے فرائض کی بجا آوری کی۔ اس عرصہ میں آپ کا تعلق جماعت احمدیہ کے کارکنوں سے بھی رہا۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے معالج ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ ڈاکٹر اصغر یعقوب خان کے دادا حضرت شیخ عبدالرشید خان بٹالوی تھے جو کہ بٹالہ کے ایک معروف احمدی گھرانہ سے تعلق رکھتے تھے اور جن کو حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ 1947ء تک صدر بٹالہ جماعت احمدیہ کی حیثیت سے اپنے فرائض بجا لاتے رہے۔ ڈاکٹر اصغر یعقوب خان صاحب کے نانا صاحب، ان 75 احباب میں شامل تھے جنہوں نے پہلے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی۔ آپ کو 1919ء سے 1921ء تک ایچیسن کالج لاہور کے ریذیڈنٹ میڈیکل آفیسر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب کی شادی مکرمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ سے ہوئی اور آپ کے بطن سے آٹھ بچے ہوئے جن میں تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔ ڈاکٹر اصغر یعقوب خان صاحب کا بچوں میں ساتواں نمبر تھا اور تینوں بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت ایک احمدیہ ماحول کے زیر اثر ہوا جس نے آپ کی طبیعت پر ایک گہرا اثر چھوڑا۔ جب تک ربوہ میں سالانہ جلسوں کا انعقاد ہوتا رہا، آپ مع اہل و عیال بڑے جوش اور ولولے کے ساتھ ان جلسوں میں شمولیت اختیار کرتے رہے اور بعد میں ان خوبصورت باتوں کا تذکرہ اکثر کیا کرتے تھے۔

آپ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ اپنی آبائی رہائش گاہ واقع 14 ریس کورس روڈ میں گزارا اور 2004ء میں چھاؤنی میں واقع گھر میں منتقل ہوئے۔

ڈاکٹر اصغر یعقوب خان صاحب نے اپنی ابتدائی تعلیم سینٹ اینتھونی ہائی سکول لاہور سے حاصل کی اور ایف ایس سی گورنمنٹ کالج لاہور سے کیا، بعد ازاں اسی کالج سے ایم ایس سی بائیو کیمسٹری کی ڈگری حاصل کی۔ اسی دوران آپ کو علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور میں داخلہ مل گیا جہاں سے آپ نے ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی اور سروسز ہسپتال لاہور میں ملازمت شروع کی اور 25 سال بعد 2008ء میں ریٹائرمنٹ حاصل کی۔ آپ اپنی رہائش گاہ میں یعقوب کلینک کے نام سے پریکٹس کیا کرتے تھے اور مختلف احمدی ڈاکٹروں کو جمع کرتے تھے۔

ڈاکٹر اصغر یعقوب خان کے والد کی وفات 1975ء میں ہوئی جب آپ اپنی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ان کی وفات کے بعد خاندان کی کفالت کا ذمہ بخیر و خوبی اٹھایا، اور اپنی والدہ اور معذور بہن کا تادم آخر سہارا بنے۔ ان کی وفات کے بعد ڈاکٹر اصغر کے بچوں نے اپنی معذور پھوپھو کی خدمت کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے۔

ڈاکٹر اصغر یعقوب خان کی شادی 1984ء میں ڈاکٹر فریحہ سے ہوئی جو کہ عثمان علی مخدوم اور بشریٰ راحت صاحبہ کی بیٹی ہیں۔ عثمان علی مخدوم صاحب نے ایک لمبا عرصہ گورنمنٹ آف پاکستان کی سول سروسز میں خدمات سرانجام دیں اور منسٹری آف ڈیفنس میں جائنٹ سیکرٹری کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ ڈاکٹر فریحہ کے پڑدادا حافظ عبدالعلی صاحب حضرت مولوی شیر علی صاحب کے بھائی تھے جن کو رفیق حضرت مسیح موعود ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔

آپ کے دونوں بیٹوں خاکسار دانش احمد خان اور سعد احمد خان نے ایچیسن کالج لاہور سے تعلیم حاصل کی۔ خاکسار نے سنگاپور کی نیشنل یونیورسٹی سے الیکٹریکل انجینیئرنگ میں ڈگری حاصل کی جب کہ سعد احمد خان آج کل لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (LUMS) سے اکنامکس میں ڈگری حاصل کر رہے ہیں۔ آپ کی بیٹی زارا خان امریکہ کی جارج میسن یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔

ڈاکٹر اصغر یعقوب خان نے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی اور آپ کے تینوں بچوں نے تعلیم کے شعبہ میں ترقیات حاصل کیں۔ وہ اپنے بچوں کو درسگاہ تک چھوڑتے اور لے کر بھی خود ہی آتے تھے۔ وہ بچوں کو باجماعت نماز کی نصیحت کرتے تھے اور ان کی جسمانی اور ذہنی نشوونما کے لئے کوئی Compromise نہیں کرتے تھے۔

ڈاکٹر اصغر یعقوب خان انتہائی خوش مزاج اور خوش گفتار انسان تھے۔ خاندان کے بچوں میں "کاکا چاچا" اور "کوکو ماموں" کے طور پر پہچانے جاتے تھے۔ آپ کا سلوک نہ صرف اپنے قریبی بلکہ تمام دور کے رشتہ داروں سے بھی مثالی تھا۔ وہ ایک ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے اور ہر ایک سے ذاتی تعلق رکھتے تھے۔ ان کا تعلق اپنے دوستوں سے بھی بہت گہرا تھا اور ان کے دکھ سکھ میں بھی شریک ہوتے تھے۔ دوسروں کی مدد کو ہمیشہ اپنا فرض اولین سمجھتے اور اسی میں آپ کو خوشی حاصل ہوتی۔ ڈاکٹر اصغر اپنے والد ڈاکٹر محمد یعقوب خان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انسانیت کی خدمت کے جذبے سے معمور تھے۔ وہ تمام ضرورت مند افراد کا اپنے کلینک پر مفت علاج کیا کرتے تھے، اور ان کی مدد کرتے ہوئے دلی تسکین حاصل کیا کرتے تھے۔ ان کی سادہ طبیعت، خوش اخلاقی اور خلوص نیت چند ایک ایسی صفات ہیں جنہوں نے ہر چھوٹے بڑے میں انہیں مقبول کر رکھا تھا۔

28 مئی 2010ء بروز جمعۃ المبارک دارالذکر میں نماز کے لئے داخل ہوئے کہ گیٹ کے قریب ہی دہشت گردوں کی فائرنگ سے آپ کو شہادت کا درجہ نصیب ہوا۔ عموماً نماز جمعہ کڑک ہاؤس ادا کرتے تھے لیکن سانحہ کے روز بیٹے کو کالج چھوڑنے گئے جس کے بعد قریبی دارالذکر ہی چلے گئے۔ راہ حق میں نذرانہ جان پیش کرنے والے تیری تمام تر عظمتوں کو سلام۔ خدا تیرے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور پیچھے رہ جانے والوں کو تیرے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم آرکیٹیکٹ بشیر الدین کمال صاحب

چھت پر سریا ڈالنے کے لئے مفید مشورے

ایک مقام پر لجنہ ہال کی تعمیر امیر صاحب ضلع نے خاکسار کے ذمہ لگائی جو کہ لائبریری اور وضو کے کمرہ کے اوپر تعمیر کرنا تھا اور جس کا سائز '92'x17 تھا۔ خاکسار نے اس کا نقشہ تیار کیا جس میں اس کی لمبائی کو مدنظر رکھتے ہوئے 9 عدد آرسی سی بیم ظاہر کئے گئے تھے۔ لیکن جب چھت ڈالی گئی تو غلطی سے نقشہ کے برخلاف 9 کی بجائے 3 عدد آرسی سی بیم دیئے گئے جبکہ وہ بھی کمزور تھے۔ جب مقررہ عرصہ کے بعد نیچے سے شٹرنگ وغیرہ نکالی گئی تو چھت کمزور ہونے کی بنا پر لٹک گئی۔ نقشہ میں دی گئی شکل نمبر 1 کی طرح اور جب آدمی اوپر چڑھتا تھا تو چھت باقاعدہ جمپ (Jump) لیتی تھی۔ چھت اتنی کمزور تھی کہ اگر اس پر مٹی وغیرہ ڈال دی جاتی تو نیچے آجاتی۔ اس کمزور چھت کی وجہ سے ہال کے اوپر اردگرد دراڑ سی پڑ گئی۔ جیسا کہ نقشہ میں دی گئی شکل نمبر 1 سے ظاہر ہے۔

احباب نے مشورہ دیا کہ چھت کو گرا کر نئی چھت ڈالی جائے۔ اس طرح کم و بیش ڈیڑھ لاکھ روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑتا تھا۔ ویسے بھی اگر آرسی سی کی چھت غلط پڑ جائے تو گرا کر نئی ڈالی جائے تو تب ہی ٹھیک ہو سکتی ہے۔ خاکسار نے محترم امیر صاحب سے عرض کیا اگر 9 عدد آرسی سی بیم پڑ جائیں تو چھت ٹھیک ہو سکتی ہے۔ محترم امیر صاحب نے فرمایا اگر 50 عدد بیم بھی ڈالنے پڑیں تو ڈال دو مگر چھت نیچے نہیں آنی چاہئے۔ خاکسار نے اللہ کا نام لے کر ایک ایک کر کے آرسی سی بیم ڈلوانے شروع کئے۔ جب 9 عدد بیم ڈال دیئے گئے تو چھت مضبوط ہو گئی اور پر مٹی ڈال کر ٹائلیں بھی لگوا دی گئیں اور بیم بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس طرح ڈالے کہ ایسے ہی لگتا ہے کہ چھت کے ساتھ ہی یکدم ڈالے گئے ہیں جو کہ اب بھی دیکھے جا سکتے ہیں اور پھر ہال کے اردگرد جو درز پڑ گئی تھی وہ بھی ٹھیک ہو گئی۔

پس یاد رکھیں کہ اگر چھت میں سریا کم ڈالا جائے یا اس کا فاصلہ مقررہ فاصلہ سے زیادہ رکھا جائے تو چھت کمزور ہوتی ہے اور وہ نقشہ میں دی گئی شکل نمبر 1 کی طرح نیچے کی طرف معمولی سی جھک جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے Parapet میں درز سی پڑ جاتی ہے۔ جو کہ کمزور چھت کی نشانی ہے اور پھر سریا جہاں جہاں Bend کرنا چاہئے وہاں ضرور Bend کر کے ڈالیں۔ اس ہال میں ایک خاص بات یہ ہے کہ اوپر کی چھت پر وزن کم کرنے کے لئے Cavity Floor ڈالا گیا ہے۔ یعنی فرش اور چھت کے درمیان "9 کا خلا رکھا گیا۔ اوپر سے مراد لائبریری اور وضو کے کمرے کی چھت ہے۔

خاکسار کو ایک دو دفعہ مکان کی چھت پر ڈالا ہوا سریا دیکھنے کا اتفاق ہوا جو کہ غلط ڈالا ہوا تھا۔ جبکہ خاص لوہا (Main Bar) کا درمیانی فاصلہ مطلوبہ فاصلہ سے زیادہ رکھا ہوا تھا اور پھر مطلوبہ سریا Bend بھی نہیں کیا گیا تھا۔ لہٰذا صحیح چھت کے لئے ضروری ہے کہ سریا کا فاصلہ صحیح ہو اور پھر مطلوبہ سریا Bend بھی کیا گیا ہو۔ جیسا کہ نقشہ میں دی گئی شکل نمبر 2,3,4 میں دکھایا گیا ہے۔

یاد رہے خاص لوہا نیچے کی سمت میں ہونا چاہئے اور ہر دوسرا سریا دیوار سے 1/4 لمبائی موڑ کر اوپر کر دیا جائے۔ اوپر کے موڑے ہوئے سریوں کے درمیان سیدھے سریے کے اوپر 1/4 لمبائی پر اور اسی موٹائی کا ایک سریا اور ڈالا جائے۔ خاص لوہے کا درمیانی فاصلہ عموماً "5 سے "6 کے درمیان ہونا چاہئے۔ یہ صرف گھروں کے لئے ہے۔ بڑی بڑی سکیموں کے لئے انجینئرز سے رجوع کرنا ہوگا۔

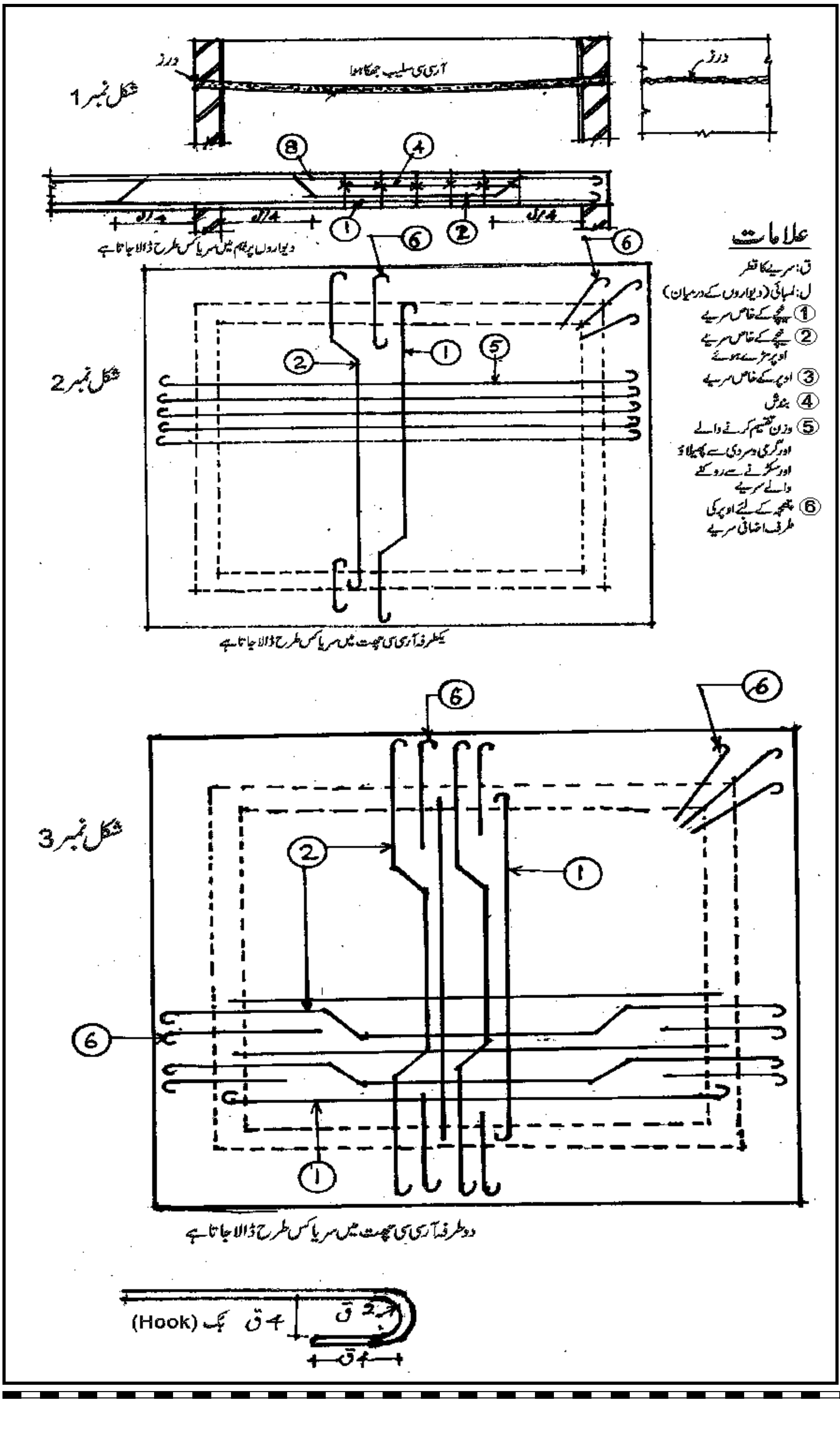

ص۔اشرف

میری بہن مکرمہ بشریٰ خاتون صاحبہ

میری پیاری بہن مکرمہ بشریٰ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد الدین انور صاحب مرحوم کی وفات کچھ عرصہ قبل ہوئی۔ میرا اور اس کا ساتھ بہت طویل رہا۔ ہم سب بھائی اور بہنیں قادیان دارالامان میں پیدا ہوئے۔ ہمارے والد حضرت بھائی محمود احمد صاحب رفیق مسیح موعود تھے والدہ حضرت منشی امام دین صاحب یکے از 313 رفقاء کی بیٹی تھیں اور حضرت منشی عبدالعزیز صاحب یکے از 313 رفقاء کی سگی بھانجی تھیں۔ ان کی والدہ اور بھائی بھی رفیق تھے۔ میرے والد کے بھائی بھی اولین رفقاء تھے۔ اس کے علاوہ بھی ہمارے بہت سے رشتہ دار عاشقان احمدیت تھے اب ان کی نسلیں بھی مخلص احمدی ہیں۔

ہم بہن بھائیوں کے نام حضرت مصلح موعود نے رکھے۔ قادیان میں ہم سب نے میٹرک کیا سوائے چھوٹے بھائی ودود احمد اور بہن رشیدہ کے کہ انہوں نے ہجرت کے بعد سرگودھا میں آکر اپنی تعلیم مکمل کی اس پاک اور پُرامن بستی کی برکتیں ہر اس انسان پر رہیں گی جو وہاں پلا بڑھا وہاں ہماری بہنوں سیدہ خاتون اور بشریٰ نے میٹرک کے امتحان میں اعلیٰ نمبر لئے اور اول پوزیشن حاصل کی۔

ہمارے ابا جان اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ کام سے آکر ہر روز ہر ایک سے پوچھتے کہ کسی نے نماز تو قضا نہیں کی تھی۔ کسی کو گالی تو نہیں دی۔ لڑائی جھگڑا تو نہیں کیا اور یہ کہ سکول کا کام کیا یا نہیں۔ ابا جان نماز روزے اور تہجد کے بہت پابند تھے۔ اس لئے ہمیں بھی پابند بنایا اور اس میں کوتاہی برداشت نہیں کرتے تھے۔

مجھے یاد ہے کہ میں اور میری بہن بشریٰ تیرہ چودہ سال کی عمر سے تہجد کی عادی ہوگئی تھیں اور اب بھی یہ عادت نہیں چھوٹی۔ بشریٰ بچپن سے دعوت الی اللہ کی شوقین تھی اور دیکھتی کہ ابا جان ہر سال وقف عارضی پر جاتے ہیں تو اس کا شوق بڑھ جاتا اور یہ ہمارے بھائی مولوی روشن دین احمد صاحب سے جو مربی تھے مختلف سوالات کرتی کہ دعوت الی اللہ کس طرح کی جاتی ہے۔ ہمارا گھرانہ بہت مذہبی قسم کا تھا اس لئے اسے بہت سی معلومات حاصل تھیں۔ بچپن ہی سے تقریریں کرلیتی تھیں اور حافظہ بھی غضب کا تھا حضرت مسیح موعود کی چھوٹی کتب زبانی یاد کرلیتی تھی اور جب ان کا امتحان ہوتا تو بہت اعلیٰ نمبر حاصل کرتی۔ ہمارے ابا جان اور ماموں جان چوہدری ظہور احمد صاحب اس سے بہت خوش ہوتے اور اس کی حوصلہ افزائی کرتے اس کے اساتذہ بھی اس کی ذہانت سے بہت متاثر تھے اور انعامات سے نوازتے۔ قادیان سے ہجرت کرکے ہم سب لوگ سرگودھا میں آبسے جہاں ہمارے بھائی حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع سرگودھا کی مجلس عاملہ کے اہم رکن تھے مختلف عہدوں پر فائز تھے اور دعوت الی اللہ کے لئے مختلف جگہوں اور دیہاتوں میں جاتے اس سے بھی بشریٰ کو دعوت الی اللہ کی طرف توجہ ہوتی۔ چنانچہ شادی کے بعد جب یہ اپنے خاوند کے ساتھ شاہ پور رہی تو اس نے اپنی ہمسایہ عورت کو بیعت پر آمادہ کرلیا اور اسے پڑھنے کے لئے اپنا لٹریچر دیا اور اس نے حضرت مصلح موعود کے دور میں احمدیت قبول کرلی۔ یہ واقعہ بشریٰ کی زندگی کا بہت اہم تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آغاز تو ہوگیا اس کے بعد فضلوں کے دروازے کھل گئے اور اس کے ذریعے سینکڑوں بیعتیں ہوئیں اور اب ان کی دوسری نسلیں بھی مخلص احمدی ہیں۔

بشریٰ دراصل بہت فراخ دل، ہمدرد، ذہین، ہر دلعزیز اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی تھی اور اس کی انہی خوبیوں کی وجہ سے اس کے ملنے والے متاثر ہوتے تھے اس کا گھر ضرورتمندوں کے لئے کھلا رہتا اور یہ بلا امتیاز امیر وغریب اور مذہب و ملت اور عقیدے کے ہر کسی کے مسئلے حل کرتی اور ساتھ مہمان نوازی بھی کرتی۔ ان گنت بچے اس سے قرآن کریم پڑھتے اور بیشمار بچے بڑے ان کے خاوند مکرم پروفیسر محمد الدین انور صاحب سے حساب سیکھنے آتے تو یہ نہ صرف انہیں پڑھاتی بلکہ ان کے لاڈ بھی اٹھاتی اور ان کے لئے ڈھیروں کھانے پینے کی چیزیں جمع رکھتی۔ ان کا گھر لمبے عرصہ تک نماز باجماعت کا مرکز رہا اور ساتھ لجنہ اماء اللہ کے جلسے اجلاس بھی ہوتے۔ سب لوگوں کو اپنی مہمان نوازی سے بھی متاثر کرتی بڑی فراخ دل بلکہ دریا دل تھی خصوصاً یتامیٰ اور بیواؤں کے لئے اور یہ صفت انہوں نے ہمارے والد صاحب سے اور بھائی حافظ مسعود احمد صاحب سے لی تھی۔

ہمارے ابا جان اپنی اولاد کو ہمیشہ نصیحت فرماتے کہ خرچ کے معاملہ میں تم نے اپنے دل کو کھلا رکھنا ہے۔ خدمت خلق اپنا شعار بناؤ اور ہر چندے کی تحریک پر اولین مجاہدین میں شامل ہونا ہے۔ چنانچہ ہم سب تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل ہیں اور اس کے بعد کوئی بھی ایسی تحریک نہیں تھی جو کہ خلفاء کے ذریعہ ہوئی اور ہم اس میں شامل نہ ہوں۔ بشریٰ نے یہ ساری عادتیں اپنے بچوں میں بھی ڈالیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اس بات پر مطمئن تھی کہ بڑے بیٹے ڈاکٹر منیر احمد صاحب، انجینئر ظہیر احمد صاحب اور راشدہ صاحبہ نے اپنے والدین کی ہر رنگ میں خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا کرے۔ آمین

میرا اور میری بہن بشریٰ کا ساتھ دیگر بہنوں کی نسبت بہت طویل عرصہ رہا کیونکہ ہم دونوں کے گھر بھی سرگودھا میں تھے ہم دونوں اکٹھے ہر جگہ آتی جاتی تھیں۔ قادیان میں تو بچپن گزرا تھا اس لئے والدہ صاحبہ نے کہیں بھیجنا ہوتا تو دونوں کو اکٹھا بھیجتیں ہماری بسم اللہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھوں آپ کے دفتر میں ہوئی ہمارے ساتھ ہماری بڑی بہن مکرمہ آمنہ خاتون صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا نذیر احمد مبشر صاحبہ گئی تھیں۔ ایک دفعہ ہم دونوں حضرت اماں جان کے پاس تانبے کے پیسوں کا تحفہ لے کرگئیں۔ یہ بیس روپوں کے تھے۔ آپ نے کسی ضرورت کے لئے منگوائے تھے اماں جان نے ہمیں بہت پیار کیا اور اندر جاکر ایک کپڑا لیکر آئیں جو کہ حضرت مسیح موعود کے گرم پاجامے کا ٹکڑا تھا نیز استعمال شدہ تھا۔ یہ ہمارے لئے بہت بڑی متاع تھا جسے بعد میں ہماری امی نے اپنی سب اولاد میں کاٹ کر تقسیم کردیا اور ہم اس سے برکت حاصل کرتے۔ قادیان اور پھر ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی وساطت اور ربوہ میں حضرت سیدہ مہر آپا اور حضرت چھوٹی آپا کی وساطت سے ملنا ہوا۔

کئی دفعہ بھائی جان کے کام سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے بھی ملنے جاتی رہیں۔ پھر ہماری زندگیوں میں کئی نشیب و فراز آئے 1947ء، 1953ء اور 1974ء میں سفاک درندوں سے گزرنا اور بچنا پڑا تو بھی ہم دونوں ساتھ تھیں بعد میں ہم جب یہ واقعات یاد کرتیں تو کبھی روتیں اور کبھی اللہ تعالیٰ کے احسانات پر خوش ہوتیں اور اپنے ایمان کی سلامتی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتیں۔ دوسرے تیسرے دن ایک دوسرے سے فون پر باتیں کرکے ایک دوسرے کے حالات دریافت کرلیتیں۔ میں اکثر اس کے گھر جاتی تو یہ واقف کار عورتوں کے ہجوم میں گھری بیٹھی ہوتی۔ میری بہن اپنے خاوند محترم کی وفات کے بعد بیمار رہنے لگی لیکن اس نے اپنی بیماری کو روک نہیں بننے دیا کہ اپنے خدمت خلق کے کاموں کو چھوڑ دے وہ تو وفات کے آخری دنوں تک جاری رہے۔ ڈاکٹری چیک اپ کے لئے اسے لاہور جانا پڑتا تھا اس لئے اپنا سرگودھا کا گھر چھوڑ کر لاہور راشدہ اہلیہ چوہدری سیف اللہ صاحب وڑائچ کے ہاں منتقل ہو گئی جہاں وفات تک رہی۔ بشریٰ اپنے سب رشتہ داروں کے علاوہ بھی بیشمار عورتوں سے بہترین تعلقات رکھتی اور انہیں تحفے تحائف بھیجتی رہتی اس کی دوستی اور پیار کا دائرہ بہت وسیع تھا کہ ہر کوئی یہ سمجھتا کہ وہ اس سے زیادہ پیار کرتی تھی۔ 1974ء کے سانحے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کئی دفعہ دلجوئی کے لئے سرگودھا ہمارے اور اس کے گھر آئے اور اس کے بچوں کی اعلیٰ تربیت پر بہت خوش ہوتے۔ اسی طرح حضرت سیدہ چھوٹی آپا اور حضرت مہر آپا نے اس کے پیار کے تعلقات اور آنا جانا تھا۔

میری والدہ کے حوالے سے مجھے ایک بات یاد آئی کہ جب ان کی وفات ہوئی۔ تو محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ ہمارے گھر بارہ بلاک تعزیت کے لئے ربوہ سے آئیں تو فرمانے لگیں ابا جان (حضرت مصلح موعود) نے جب ان کی وفات کا سنا تو ہمیں سرگودھا تعزیت کے لئے جانے کا کہا اور فرمایا کہ بہت کم ایسی عورتیں ہیں جنہوں نے اپنی اولاد کی ایسی بہترین تربیت کی ہو اور انہیں دینی و دنیاوی تعلیم دی ہو۔ حقیقت بھی یہی تھی کہ ہماری والدہ نے ہمیں قرآن ناظرہ پڑھانے کے بعد تیسری کلاس تک خود پڑھا کر سکول داخل کرواتی تھیں یہی طریقہ پھر ہماری بہنوں میں جاری رہا۔ میری بہن موصیہ تھیں ان کا جنازہ لاہور بیت التوحید میں ہوا۔ دوسرا ربوہ میں جو کہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ جنازہ غائب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن میں پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ مرحومہ کے بچوں کو ان کی خوبیوں کا وارث بنائے اور خدمت کا حق ادا کرنے پر اجر عظیم سے نوازے۔

وفا کے ساتھ ذمہ داری

ایک دفعہ ایک شخص فوت ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی گئی کہ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ آپؐ نے فرمایا آپ لوگ جنازہ پڑھ لیں۔ چونکہ یہ مقروض ہے۔ اس پر قرض ہے اس لئے میں نہیں پڑھوں گا۔ اس پر حضرت ابوقتادہؓ نے عرض کیا۔

حضور! میں اس قرض کی ادائیگی کا ذمہ لیتا ہوں۔ حضور نے فرمایا یہ ذمہ داری وفا کے ساتھ پوری کروگے۔ انہوں نے کہا جی حضور! تب آپؐ نے اس شخص کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(نسائی کتاب الجنائز باب الصلوۃ علی من علیہ دین)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم میاں محمد طفیل صاحب سرہندی زعیم اعلیٰ طاہر ڈیفنس لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے نواسے نصر احمد فضل والٹن لاہور نے ساڑھے نو سال کی عمر میں اپنی والدہ محترمہ سے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے جس کی تقریب آمین مورخہ 12 فروری 2012ء کو شام 5 بجے ان کے گھر پر ہوئی۔ محترم حسنین احمد صاحب مربی سلسلہ نے بچے سے قرآن پاک سنا اور دوسرے نواسے عشر احمد فضل عمر ساڑھے چھ سال کی بسم اللہ کرائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں بچوں کے دلوں میں قرآن کریم کی محبت پیدا کرے۔ آمین

نکاح وتقریب رخصتانہ

مکرمہ فرحت طارق صاحبہ دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کی بھانجی مکرمہ ڈاکٹر رضوانہ داؤد صاحبہ واقفہ نو بنت مکرم داؤد احمد نعیم صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع راولپنڈی کے نکاح کا اعلان مکرم عثمان احمد نون صاحب ابن مکرم اشفاق احمد نون صاحب آف سرگودھا کے ساتھ مورخہ 17 فروری 2012ء کو ایوان توحید میں مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ ضلع راولپنڈی نے 3 لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ بعدازاں 26 فروری 2012ء کو ہوٹل بلیو لیگون راولپنڈی میں رخصتی کی تقریب عمل میں آئی۔ رخصتی کے موقع پر محترم فضل الرحمٰن صاحب امیر ضلع راولپنڈی نے دعا کروائی۔ دلہن مکرم محمد احمد نعیم صاحب مرحوم مربی سلسلہ کی پوتی جبکہ دلہا مکرم عبد السمیع نون صاحب مرحوم ایڈووکیٹ آف سرگودھا کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس رشتے کو دینی و دنیاوی ہر دو لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ (آمین)

درخواست دعا

مکرم محمد اقبال صاحب سبزہ زار لاہور کی ایک عزیزہ محترمہ شہناز بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب میانوالی بنگلہ بوجہ کینسر بیمار ہیں۔ شدید درد رہتا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

دو احمدی بھائیوں کا اعزاز

(آل کراچی سعید بٹ/سفیر بٹ سائیکل ریس 2012)

مکرم سہیل احمد بٹ صاحب محمود آباد کراچی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم اے ایس آئی سعید بٹ صاحب مورخہ 13 جولائی 1995ء کو فرائض کی ادائیگی کے دوران کراچی میں شہید ہوئے تھے اس وقت کے صدر پاکستان جناب فاروق احمد خان لغاری نے انہیں بہادری اور فرائض سے لگاؤ کے اعتراف میں قائد اعظم پولیس میڈل دینے کا اعلان کیا تھا۔ اسی طرح خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم اے ایس آئی سفیر بٹ صاحب بھی مورخہ 25 ستمبر 2011ء کو کراچی میں فرائض کی ادائیگی کے دوران شہید ہوئے اور محکمہ اور خاندان کے وقار میں اضافہ کیا اس وقت کے آئی جی سندھ جناب واجد علی خان درانی نے سفیر بٹ کی شہادت پر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا اور محکمہ کیلئے ان کی خدمات کو سراہا۔

وزارت داخلہ اور سندھ پولیس کے تعاون سے دونوں بہادر فرض شناس اور وفادار پولیس افسران کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے مورخہ 22 جنوری 2012ء کو آل کراچی سعید بٹ/سفیر بٹ سائیکل ریس 2012ء کا اہتمام کیا گیا مزار قائد سے سائیکل ریس کا آغاز ہوا۔ دونوں شہید پولیس افسران کے بیٹوں نے سائیکل ریس کا افتتاح کیا سائیکل ریس کے شرکاء شہر کی مختلف سڑکوں سے گزرتے ہوئے تقریباً 60 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے واپس مزار قائد پر پہنچے۔ رینجرز اور سندھ پولیس کی جانب سے سیکیورٹی کے سخت انتظامات کئے گئے تھے۔ 30 سائیکل سواروں نے ریس میں حصہ لیا مزار قائد پر تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی جس میں اول، دوم اور سوم آنے والے سائیکلسٹ میں نقد انعامات اور ٹرافیاں تقسیم کی گئیں اور دیگر سائیکل سواروں کی بھی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اس موقع پر مقررین نے دونوں پولیس افسران کو خراج تحسین پیش کیا کہ انہوں نے اپنا آج ہمارے روشن کل کیلئے قربان کر دیا۔ اس ریس کو پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نے بھرپور کوریج دی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں پولیس افسران کے درجات بلند کرے اور اہل خانہ کو یہ ناقابل تلافی نقصان برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت وارڈن

(نرسنگ ہاسٹل فضل عمر ہسپتال)

فضل عمر ہسپتال کے نرسنگ ہاسٹل میں فی میل وارڈن کی فوری ضرورت ہے۔ درخواست دہندہ کی تعلیم کم از کم ایف اے اور عمر تقریباً 30 سال سے زائد ہونی چاہئے۔ کوالیفائیڈ خواہشمند امیدوار خواتین اپنی درخواستیں صدر صاحب/امیر صاحب جماعت کی سفارش سے بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ جلد روانہ کریں۔ ہاسٹل میں بطور وارڈن تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ مزید معلومات کیلئے دفتری اوقات میں فون نمبر 047-6215646 Ext.109 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ولادت

مکرم عمران احمد صاحب رحمٰن کالونی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے خاکسار کی سب سے چھوٹی بہن مکرمہ رابعہ ہادی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالہادی قریشی صاحب استاد جامعہ احمدیہ سیرالیون کو مورخہ 15 فروری 2012ء کو بیٹے سے نوازا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام منادی احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم منور احمد بھٹی صاحب ابن مکرم مولانا محمد یار عارف صاحب سابق مربی انگلستان چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا کا نواسہ اور مکرم عبدالرشید قریشی صاحب ابن مکرم قریشی عبدالغنی صاحب کا پوتا نیز حضرت میاں قطب دین صاحب آف کولیکی گجرات وحضرت چوہدری غلام حسین صاحب چک 98 شمالی ضلع سرگودھا رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف سرگودھا نے داخلہ برائے (ایم اے/ایم ایس سی پارٹ ون/پارٹ ٹو/کمپوزٹ) پہلا سالانہ امتحان 2012ء میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ پرائیویٹ امیدوار (ایم اے اردو، اسلامیات، انگریزی، سیاسیات، اکنامکس، تاریخ، پنجابی، عربی، مطالعہ پاکستان اور ایم ایس سی ریاضی) کے لئے داخلہ فارم جمع کرا سکتے ہیں۔

سنگل فیس کے ساتھ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 2/ اپریل، دوگنا فیس کے ساتھ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 9/اپریل اور تین گنا فیس کے ساتھ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 16/ اپریل ہے۔

ایم اے پارٹ ون/ٹو کیلئے سنگل فیس (پرائیویٹ) -/2250 روپے، ایم ایس سی پارٹ ون/ٹو سنگل فیس (پرائیویٹ) -/2550 روپے، ایم اے کمپوزٹ سنگل فیس (پرائیویٹ) -/4500 روپے اور ایم ایس سی کمپوزٹ سنگل فیس (پرائیویٹ) -/5100 روپے ہے۔

نوٹ: پرائیویٹ امیدواران جن کی یونیورسٹی آف سرگودھا میں رجسٹریشن نہیں ہوئی ہے انہیں مبلغ -/1300 روپے رجسٹریشن فیس بھی جمع کروانا ہوگی۔ نیز داخلہ فارم یونیورسٹی کی ویب سائٹ www.uos.edu.pk سے ڈاؤن لوڈ بھی کئے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے فون نمبر 048-9230811-815
048-9230805 پر رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم منظور احمد گل صاحب چک نمبر 287 ج۔ب پلاثور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد محترم مقصود احمد گل صاحب سابق سیکرٹری مال ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مختلف عوارض کی وجہ سے کافی کمزور ہیں۔ ان کی مکمل صحت یابی اور درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم احسان الرحمٰن صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری خوشدامن محترمہ طاہرہ جبین صاحبہ زوجہ مکرم رانا جاوید احمد صاحب مرحوم آف گوجرہ 8 فروری 2012ء کو بعمر 55 سال وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ بیت راجیکی میں محترم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور بعد تدفین محترم صفی الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے 4 بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ مرحومہ مہمان نواز اور چندہ جات کی باقاعدہ ادائیگی کرنے والی تھیں خطبہ باقاعدہ سنتی تھیں۔ احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

نور ابٹن
حسن کا نکھار روائتی ابٹن
تابانی
ہاتھوں اور چہرے کی تازگی کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ
فون 0476212382 فیکس 0476211538

عجائبات عالم

زیوس دیوتا کا مجسمہ

یونانی دیو مالا یا علم الاصنام کی رو سے ''زیوس'' (zeus) کو اولمپس کے مقدس دیوتاؤں کا سردار تھا۔ یونانیوں کے نزدیک زیوس سب سے عظیم دیوتا تھا۔ اسے دیوتاؤں اور انسانوں کا باپ اور بادشاہ بھی سمجھا جاتا تھا۔

یونان کے شمال مشرق میں اولمپس (Olympus) نامی پہاڑ تھا جسے دیوتاؤں کا مرکز سمجھا جاتا تھا۔ یونان کے جنوبی شہر اولمپیا میں یونانی اپنے دیوتاؤں کی پوجا کیا کرتے تھے۔ اس اولمپیا شہر میں سب سے پہلے 776 ق م میں زیوس کے اعزاز میں اولمپک مقابلے منعقد ہوئے تھے جن کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔

پانچویں صدی قبل مسیح میں یونانیوں نے زیوس کے لئے ایک شاندار مندر بنانے کا فیصلہ کیا جس میں زیوس کا مجسمہ رکھا جائے اس وقت کے مشہور سنگ تراش و مجسمہ ساز فیڈیاس نے تقریباً 433 قبل مسیح میں یہ مجسمہ تیار کیا۔

یہ دیو ہیکل مجسمہ تقریباً 60 فٹ اونچا تھا اور سونے و ہاتھی دانت سے بنایا گیا تھا۔ مجسمے کی اونچائی، اس کا حسن اس کی شان و شوکت اور سونے و ہاتھی دانت کے ملے جلے کام نے اس کی وقعت میں اضافہ کر دیا۔ فیڈیاس نے مجسمہ کے مختلف حصے لکڑی اور پتھر سے بنا کر ان پر ہاتھی دانت سے کندہ کاری کی جبکہ مجسمہ کا لباس زیورات سونے کے بنے ہوئے تھے۔ تاج زیتون کی لکڑی سے بنا تھا۔ زیوس دیوتا کو جس تخت پر بٹھایا گیا تھا اس تخت کو صنوبر کی لکڑی سے بنایا گیا تھا اور یہ تخت سونے، ہاتھی دانت، آبنوس اور قیمتی پتھروں سے مرصع تھا اور اس پر جنگلی جانوروں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ زیوس کے پورے جسم کو ہاتھی دانت سے بنایا گیا جبکہ اس کے بال اور داڑھی سونے کی تھی جبکہ آنکھوں میں قیمتی پتھر لگائے گئے تھے۔

زیوس کے دائیں ہاتھ میں سونے اور ہاتھی دانت سے بنا فتح کی دیوی کا ایک اور مجسمہ تھا جبکہ بائیں ہاتھ میں عصا تھا جس کے سرے پر ایک عقاب بیٹھا تھا۔ 60 فٹ بلند یہ مجسمہ مندر کی چھت تک پہنچتا تھا۔

بعدازاں یہ مجسمہ اچانک غائب ہو گیا۔ معلومات کے مطابق شہنشاہ تھیوڈوسس اس مجسمے کو قسطنطنیہ لے گیا جہاں 475ء میں ایک آتشزدگی کے دوران یہ مجسمہ جل کر تباہ ہو گیا۔

پلاٹس برائے فروخت
5،5 اور 10 مرلہ کے پلاٹس برائے فروخت ہیں۔
دارالعلوم شرقی بالمقابل بیت الاحد ربوہ
رابطہ 0333-7212717,0333-7128722

بادام کھانے سے کولیسٹرول کی سطح کو کم کیا جاسکتا ہے

ماہرین صحت نے تازہ تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ جن لوگوں کا کولیسٹرول لیول بڑھا ہوا ہو وہ بادام کھا کر گھر بیٹھے اپنے کولیسٹرول لیول کو کم کر سکتے ہیں۔ ماہرین صحت نے اپنی تحقیق میں یہ بھی کہا ہے کہ ہفتے میں کم از کم 3 بار مچھلی کا استعمال بھی کولیسٹرول کو نارمل کر سکتا ہے کیونکہ مچھلی میں موجود اجزاء سے کولیسٹرول بہتر رہتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ سویا بین کا استعمال بھی کولیسٹرول کو بہتر کر سکتا ہے۔

دنیا کی دوسری بلند ترین عمارت کی تعمیر مکمل

جاپان میں دنیا کی دوسری بلند ترین عمارت کی تعمیر کا کام مکمل ہو گیا۔ افتتاحی تقریب دو ماہ بعد ہوگی۔ ٹوکیو اسکائی ٹری نامی عمارت چار سال میں مکمل ہوئی اور یہ بیس ہزار اسّی فٹ بلند ہے۔ ٹوکیو اسکائی ٹری کی تعمیر پر آٹھ سو ملین ڈالر لاگت آئی ہے۔ عمارت کو براڈ کاسٹ ٹاور کا نام بھی دیا گیا ہے اور اس کی وجہ عمارت میں براڈ کاسٹنگ سے متعلق تمام جدید ٹیکنالوجی کا فروغ شامل ہے۔ دبئی میں واقع برج الخلیفہ دنیا کی بلند ترین عمارت ہے جس کی اونچائی ستائیس ہزار تیئس فٹ ہے۔

قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زد جام عشق	1500/-	شباب آور موتی	700/-
زد جام عشق خاص	9000/-	معجون فلاسفہ	100/-
نواب شاہی	9000/-	حب ہمزاد	90/-
سونے چاندی گولیاں	900/-	تریاق مثانہ	300/-

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434,6211434

ستار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

ایم ٹی اے کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

26 مارچ 2012ء

12:15 am	رئیل ٹاک
1:15 am	فوڈ فار تھاٹ
1:50 am	مشاعرہ
2:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 مارچ 2012ء
4:00 am	رفقائے احمد
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:25 am	یسرنا القرآن
5:40 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:10 am	لقاء مع العرب
7:15 am	فوڈ فار تھاٹ
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 مارچ 2012ء
9:00 am	رفقائے احمد
10:00 am	فیتھ میٹرز
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
12:05 pm	آداب زندگی
12:40 pm	بستان وقف نو
2:00 pm	فرنچ پروگرام
3:15 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:00 pm	بنگلہ سروس
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جون 2006ء
8:10 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
9:00 pm	درس حدیث
9:20 pm	راہ ہدیٰ
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	عربی سروس

27 مارچ 2012ء

12:35 am	لقاء مع العرب
1:40 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:10 am	گلشن وقف نو
3:10 am	تقاریر جلسہ سالانہ
3:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جون 2006ء

ربوہ میں طلوع و غروب 17۔مارچ

طلوع فجر	4:50
طلوع آفتاب	6:15
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	6:19

5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	رفقائے احمد
6:00 am	ان سائیٹ
6:25 am	لقاء مع العرب
7:30 am	فرنچ پروگرام
8:35 am	جلسہ مصلح موعود
10:00 am	جلسہ سالانہ غانا 2008ء
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	ان سائیٹ
12:00 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
12:25 pm	یسرنا القرآن
1:00 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:30 pm	ان سائیٹ
6:00 pm	بنگلہ سروس
7:00 pm	جلسہ سالانہ غانا
8:05 pm	یسرنا القرآن
8:25 pm	گفتگو پروگرام
9:00 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9:25 pm	راہ ہدیٰ
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ ہال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ویٹر کا انتظام
فون: 6211412,03336716317

ملکی و غیر ملکی ٹکٹ۔ ریکروٹمنٹ۔ انشورنس
ہوٹل بکنگ کی بارعایت سروس کے لئے
Sabina Travels Consultant
Yadgar Road Rabwah
047-6211211,6215211
0334-6389399

FR-10